حجاب لینے پر عمر ابن الخطاب کا کنیز باندیوں کو سوٹیوں سے مارنا

اور پھر انکا حجاب کھینچ لینا

اور کہنا کہ وہ مسلمانوں میں فتنہ پیدا کر رہی ہیں

اور وہ حجاب لے کر آزاد مسلم عورتوں کی برابری نہ کریں

نوٹ کیجئے:

- جلباب ایک بڑی چادر کو کہتے ہیں۔
- حجاب کی آیت (قرآن 33:59) میں قرآن کے مصنف نے آزاد مسلمان عورتوں کو یہی جلباب سر پر اوڑھنے، اور انکے ذریعے اپنے سینے اور جسم چھپانے کا حکم دیا ہے۔
- جبکہ 'خمار' سر کے چھوٹے سکارف کو کہتے ہیں جس سے صرف سر ڈھکتا ہے، جبکہ سینے ننگے رہتے تھے۔ آج کے دور میں عربی مرد آپ کو سروں پر یہی چھوٹا خمار پہنے نظر آتے ہیں۔
- باندی عورتوں کو سر پر صرف 'خمار' لینے کی اجازت ہوتی تھی جس سے سر ڈھک جاتے تھے لیکن سینے ننگے رہتے تھے۔

صحیح روایات کے مطابق اگر کوئی کنیز باندی غلطی سے بھی جلباب لے لیتی تھی تو عمر ابن الخطاب سوٹیاں مار مار کر زبردستی اسکے جلباب اتروا دیتے تھے (جس سے نہ صرف اس کا سر، بلکہ سینے بھی ننگے ہو جاتے تھے)۔

سعودی مفتی اعظم البانی نے اپنی کتاب الغلیل الارواء میں یہ 'صحیح' روایت نقل کی ہے (لنک):

> إخرجه ابن إبي شيبة في "المصنف" (1/82/2) : حدثنا وكيع قال : حدثنا شعبة عن قتادة عن إنس قال : " رإى عمر إمة لنا مقنعة فضربها وقال : لا تشبهين بالحرائر " . قلت : وهذا إسناد صحيح
>
> ترجمہ:
>
> امام ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب المصنف (لنک) میں نقل کیا ہے کہ عمر ابن الخطاب نے ایک کنیز باندی کو سر پر مقنعہ (جلباب/چھوٹی چادر) لیے دیکھا تو آپ نے اسکو ضرب لگائی اور کہا کہ وہ آزاد مسلم عورتوں کی 'برابری' کی کوشش نہ کرے۔
>
> اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔

یہی روایت ابن قلابہ سے بھی مروی ہے (لنک)

اور عبدالرزاق (متوفی 211 ہجری) نقل کرتے ہیں (لنک):

> عبد الرزاق عن معمر عن إيوب عن نافع إن عمر رإى جارية خرجت من بيت حفصة متزينة عليها جلباب إو من بيت بعض إزواج النبي صلى الله عليه وسلم فدخل عمر البيت فقال من هذه الجارية فقالوا إمة

لنا۔او قالوا إنہ آل فلان ۔فتغیظ علیهم و قال إتخرجون إماء کم بزینتها تفتنون الناس

ترجمہ:

ایک مرتبہ عمر نے دیکھا کہ ایک نوجوان باندی لڑکی جناب حفصہ یا پھر ازواج نبی میں سے کسی کے گھر سے یوں نکل کر باہر گئی کہ اس نے جلباب پہنا ہوا تھا۔ اس پر عمر گھر میں داخل ہو گئے اور فرمایا: "یہ کون لڑکی ہے؟" انہوں نے کہ کہ یہ کسی کی کنیز لڑکی ہے۔ عمر ان لوگوں پر غضبناک ہوئے اور کہا: "یہ لڑکی جلباب کو سجائے چلی گئی، اور یہ مسلمانوں میں فتنہ پیدا کر رہی ہے (کیونکہ وہ اسے آزاد سے علیحدہ کر کے بطور باندی پہچان نہیں پا رہے)۔

امام شعبانی (متوفی 189 ہجری) لکھتے ہیں (کتاب المبسوط، جلد 3، صفحہ 7):

ولا ینبغی للرجل إن ینظر من إمة غیره إذا کانت بالغة إو تشتهی مثلها إو توطأ إلا ما ینظر إلیه من ذوات المحرم ولا بأس بأن ینظر إلی شعرها وإلی صدرها وإلی ثدیها وعضدها وقدمها وساقها ولا ینظر إلی بطنها ولا إلی ظهرها ولا إلی ما بین السرة منها حتی یجاوز الرکبة

ترجمہ:

ایک آدمی کو اجازت نہیں ہے کہ وہ کسی کنیز عورت کو بلوغت کی عمر پہنچ جاAنے کے بعد دیکھے یا اسکی خواہش کرے سوائے اپنی کنیز عورت کے۔ وہ دوسرے کی کنیز عورت کے صرف وہ حصے دیکھ سکتا ہے جس کی محرم رشتے داروں کی صورت میں اجازت ہے۔ چنانچہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں اگر وہ دوسرے کی کنیز کے بالوں، اسکے پستان (سینے)، اسکے پستانوں، اسکے ہاتھ اور پاؤں کو دیکھے۔ کنیز عورت کے جن حصوں کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہے وہ اسکا پیٹ یا کمر ہیں، اور وہ کچھ جو کہ اسکی ناف اور گھٹنوں کے درمیان ہے۔

اور عبدلرزاق اپنی کتاب المنصنف میں ابن جریج (متوفی 150 ہجری) سے نقل کرتے ہیں (لنک):

عبد الرزاق عن بن جریج قال بلغنی عن إشیاخ من إہل المدینة إن الخمر علی الإماء إذا حضن ولیس علیهن الجلابیب

ترجمہ:

ابن جریج کہتے ہیں کہ مدینے کے شیوخ کے مطابق جب باندی لڑکی کو حیض آنا شروع ہو جاتا تھا تو وہ سروں پر خمار (سر کا سکارف) لیتی تھیں، لیکن جلباب نہیں لیتی تھیں (جو کہ سر کے ساتھ سینے اور پورے جسم کو ڈھانپتی تھی)۔

اور سعودی مفتی اعظم البانی اپنی کتاب ارواء الغلیل میں لکھتا ہے (لنک):

حدثنا علی بن مسهر عن المختار بن فلفل عن إنس بن مالک قال: " دخلت علی عمر بن الخطاب إمة قد کان یعرفها لبعض المهاجرین إو الأنصار, وعلیها جلباب متقنعة به, فسألها: عتقت؟ قالت: لا: قال: فما

بال الجلباب ؟! ضعیہ عن رأسک, إنما الجلباب علی الحرائر من نساء المؤمنین, فتلکأت, فقام إلیها بالدرة, فضرب بها رأسها حتی ألقتہ عن رأسها".
قلت: وہذا سند صحیح علی شرط مسلم.

ترجمہ:
صحابی انس ابن مالک کہتے ہیں: کسی مہاجر یا انصار کی باندی عمر ابن خطاب کے پاس اس حالت میں آئی کہ اس نے جلباب پہنی ہوئی تھی (جلباب: وہ چادر جو سر کو ہی نہیں بلکہ ننگے سینوں کو بھی ڈھانپنے کے لیے استعمال ہوتی تھی)۔ عمر نے اس سے کہا: "کیا تمہیں آزاد کر دیا گیا ہے؟" اُس نے کہا: "نہیں۔" اس پر عمر نے کہا: "تو پھر اس جلباب کو سر سے اتار دو کیونکہ جلباب صرف آزاد مسلم عورت کے لیے ہے۔" باندی نے جلباب کو اتارنے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا, تو اس پر عمر اٹھے اور انہوں نے اس باندی کو درے سے مارنا شروع کر دیا اور اس کے سر پر ضرب لگائی حتیٰ کہ باندی نے جلباب اتار پھینکا۔
البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر 'صحیح' ہے۔

اور تو اور کنیز باندیوں کے لیے نماز میں بھی حجاب نہ تھا۔ امام ابن حزم اپنی کتاب المحلیٰ میں نقل کرتے ہیں (لنک):

لا یستحی من إن یطلق إن للمملوکة إن تصلی عریانة یری الناس ثدیہا وخاصرتہا

ترجمہ:
امام ابو حنیفہ کو یہ کہنے میں کوئی تامل نہ تھا کہ کنیز باندی عریاں ہو کر نماز پڑھے گی اور لوگ اسکی کھلی چھاتیوں اور پیٹھ کو دیکھ سکتے ہیں۔

اور سعودی مفتی اعظم شیخ عثیمین کتاب الشرح الممتع (لنک) میں لکھتا ہے:

الأَمَةُ- ولو بالغة- وهي المملوكة، فعورتها من السُّرَّة إلى الرُّكبة، فلو صلّت الأَمَةُ مكشوفة البدن ما عدا ما بين السُّرَّة والرُّكبة، فصلاتها صحيحة، لأنَّها سترت ما يجب عليها سَتْرُه في الصَّلاة.

ترجمہ:
ایک باندی، چاہے وہ بالغ ہو اور کسی کی ملکیت میں ہو، اس کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے، اور اگر وہ اس حالت میں نماز پڑھے کہ ناف اور گھٹنے کے درمیان کے علاوہ اس کا بقیہ پورا جسم ننگا ہو، تب بھی اس کی نماز صحیح ہے کیونکہ اس نے اس جگہ کو ڈھانپ رکھا ہے کہ جس کی نماز میں ضرورت ہے۔

کیا آپ کو اسلام کے عورت کے حوالے سے 2 انتہاؤں پر جاتے دوغلے رویے نظر آتے ہیں؟
- ایک طرف مسلمان آزاد عورت کے نام پر عورت پر اتنی شدید پابندیاں لگائیں کہ وہ فقط آنکھ کھلی رکھ کر باہر نکل سکتی ہے، اور بقیہ پورا جسم حجاب میں قید ہے۔

• مگر دوسری طرف کنیز باندی کے نام پر اسلام نے عورت کو اتنا ننگا کیا کہ 1400 سال تک اسلامی معاشروں میں (بشمول جناب محمد کے دور کے) سینکڑوں ہزاروں کنیز باندیاں ننگے سر اور ننگی چھاتیوں معاشرے میں پھر رہی ہوتی تھیں، ان پر آوازیں کسی جاتی تھی، لفنگا لوچر پن دکھا کر انہیں اذیت دی جاتی تھی۔

اور انہیں اسی نیم برہنہ حالت میں غلامی کے بازاروں میں نیلامی کے لیے کھڑا کر دیا جاتا تھا، اور گاہکوں کو اجازت ہوتی تھی کہ وہ ہاتھوں سے ان کے پورے جسم کو ٹٹولیں بشمول نازک نسوانی اعضاء کے۔

• اسلام نے تمام عورتوں کو ساری زندگی اذیت کا نشانہ بنوا دیا۔ چاہے آزاد عورت کو پردے میں قید کر کے اذیت کا نشانہ بنایا ہو، یا پھر باندی کے نام پر عورت کو ننگا بازاروں میں کھڑا کر کے۔

آسمان پر اللہ نامی کوئی شے موجود نہیں ہے، بلکہ یہ سب کا سب محمد صاحب کا اپنا انسانی ڈرامہ تھا۔ اور اسی انسانی ڈرامے کے رنگ آپ کو اسلام میں موجود ان "تضادات" کی صورت میں نظر آتے ہیں۔